ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

جہد بلیغ

مؤلفہ افضل الفضلاء اکمل الکملاء رئیس المحدثین زبدۃ العارفین حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مع شرح منظوم بزبان اردو والموسوم بہ

گنج خیر ۱۳۰۸ھ

از نتائج طبع جناب مولوی محمد ہادی علی صاحب مرحوم و مغفور متخلص باشک تاریخی نام باہتمام حافظ

در مطبع مجتبائی واقع دہلی طبع گردید

بہت بیقدر ہون خاکِ رہ ہون | ہنر سندوکن کے جو رگے ہین نہیں ہون
لگے ہے حدیث اصل مقصود | اعانت چاہیئے اے رب معبود
خدا کا نام آغاز بیان ہے | کہ دنیا مین سبھون پر مہربان ہے

قبولِ عرض جو کوئی کرے گا | خدا اسکو جزائے خیر دے گا
آغازِ مقصود | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وہی ہے آخرت مین رحم والا | فقط ہے اُسکی رحمت کا بھروسا

اَمَّا بَعْدُ اَلْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ فَهٰذِهٖ اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُسْنَدَةً بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس حمد خدا نعت پیمبر | سنو اے اہلِ ایمان کان رکھکر
سلام و رحمتِ کامل خدا سے | ہمیشہ روح پر حضرت کی پہنچے
حدیثین وہ کہ الفاظ انکے کم ہین | معانی پر بہت ہی محترم ہین
لکھی ہین اس مین تا سکھے انکو | جسے رغبت ہو رخیر مین ہو

کہ یہ چالیس احادیث نبی ہین | صحیح انتک سند پہنچی ہوئی ہین
مَبَانِيْهَا يَسِيْرَةٌ وَّمَعَانِيْهَا كَثِيْرَةٌ
لِيَبْدُرَ بِهَا رَاغِبُ خَيْرٍ رَجَاءَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ
حدیثون کو پڑھے اس آسرے سے | کہ ہو جو مرے مین داخل عالمون کے

لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقِيْهًا

وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا

کہ رکھی یاد جو امت سے میری | کوئی چالیس احادیث امرِ دین کی
قیامت مین سفارش مین کرونگا | گواہی نیک کرداری کی دونگا
محدث کی زبان سے ہے یہ تقریر | قلم جو ہو بہو کرتا ہے تحریر
یہ کہتا ہے ولی اللہ محتاج | کل اس سے عفو ہو جو کچھ کیا آج

کہ ہے قولِ رسول اے مرد عاقل | تحیات و ثنا ان پر ہو نازل
اٹھائے گا فقیہ اللہ اسکو | خلائق سب کے یعنی زندہ جب ہو
حدیثون کی سند کا اب بیان ہے | نبی تک نام ہر راوی عیان ہے

قَالَ الْفَقِيْرُ وَلِيُّ اللّٰهِ عُفِيَ عَنْهُ شَافَهَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ

روایت سامنے فرمائی میرے | مدینے کے ابو طاہر نے مجھسے
وہ اپنے باپ سے ہیں اسکے راوی | کہ ہین وہ شیخ ابراہیم کردی

الْمَدَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ اِبْرَاهِيْمَ الْكُرْدِيِّ عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ

انھون نے یاد رکھ لے یہ روایت | کہ زین العابدین سے کی روایت
وہ اپنے باپ سے کرتے ہین مذکور | ہے عبد القادر انکا نام مشہور

عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الْقَادِرِ عَنْ جَدِّهٖ يَحْيٰى عَنْ جَدِّ الْمُحِبِّ

وہ اپنے جد سے جنکا اسم یحییٰ | وہ اپنے جد سے نام انکا محب تھا
وہ راوی صاحبِ صدق و صفا ہی | ابو الیمن اپنے والد کے چچا سے

عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ اَبِي الْيُمْنِ عَنْ اَبِيْهِ شِهَابِ اَحْمَدَ

انھون نے نقل اپنے باپ سے کی | شہاب احمد ہے انکا نام نامی
وہ اپنے باپ سے اے پاک گوہر | رضی الدین ہے نام انکا مقرر

عَنْ اَبِيْهِ رَضِيِّ الدِّيْنِ عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ عَنِ السَّيِّدِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ

ابو القاسم سے انکو نقل حاصل | وہ سید بو محمد سے ہیں ناقل
انھین والد سے اپنے فیض پہنچا | گرامی نام جنکا بو الحسن تھا

عَنْ وَالِدِهٖ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ وَالِدِهٖ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ

وہ اپنے باپ ابو طالب سے راوی | روایت بو علی سے انکو پہنچی

عَنْ وَالِدِهٖ مُحَمَّدٍ نَاهِضٍ عَنْ وَالِدِهٖ اَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي الْقَا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع نظم ہے حمد خدا سے / لیے احسان جسنے ابتدا سے
مکرر کی عنایت پر عنایت / کرم رکھتا ہے ہمپر بے نہایت
کیا ذی روح مین محدود ہمکو / ذوی الارواح مین انسان بنایا
کہ جسکے فہم مین قاصر ہے ادراک / فضیلت اور مخلوقات پر دی
قلم سے ہو سکے تحریر کیونکر / بڑا اک اور یہہ احسان کیا ہے

نعت حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہ کونین زیب صدر لولاک / بنا جسکے لئے تن سارا عالم
کسی کا مرتبہ اتنا نہین ہے / شفاعت کو چلے جب روز محشر
کلیم اللہ کہین کیا بات ہے واہ / کرین شکوہ سے جب جلیلے موسیٰ

بیان تالیف

گدائی گنہ سے سرفگندہ / گرفتار خطا پابند آثام
کہ تا مخدوم فخر الدین وہی ہین / نسب مین اُسکے ہین آبا و اجداد
ہمیشہ رحمت اللہ اُن پہ / کہ بہتون نے لکھی ہین اربعین
حدیثین جسمین کہ ہین چالیس چالیس / مگر سب اربعینون سے ہے اچھی
کہ آسانی سے ہون ہر شخص کو یاد / مین اسکا ترجمہ لکھتا ہون منظوم
جناب مولوی خرم علی نے / لکھے تھے فائدے کچھ حاشیے پر
کئے مین جابجا سے بینے زائد / کہ نفع عام خلق اللہ کو ہو
تفاول ہے کہ دے اللہ تاثیر / غرض اس سے یہی خوشنودی خدا کی
سخن سنجون سے یہ ہے طمع جاوید / کہ گر اسمین خلل پائین بنائین
مری زشتی سے درگزرین سراسر / کہ مجکو کچھ ذری دعوی نہین ہے

عدم سے کر دیا موجود ہمکو
تعالی اللہ کیا کیا خاک سے پاک
شمار نعمت امکان سے ہے باہر
بڑی ہی ست یہی ہے جز و کل مین
رسول پاک فخر ارض و افلاک
حبیب حق شفیع المذنبین ہے
جو دیکھین مستحق ہے اُس سے اللہ
درود اُسپر مع اولاد و صحاب
یہ اب کہتا ہے اک ناچیز بندہ
جو بجنوری شیخ لکھنوی ہین
بڑے جد حضرت صدیق اکبر
بہت لوگون نے یعنی بہر ریس
حدیثین چھوٹی چھوٹی ایک سانچ
کیا تھا ترجمہ منثور پہلے
بہت سے اور بھی عمدہ فوائد
رکھا تاریخی اسکا نام تسخیر
یہی اہل بصیرت سے ہے امید
نظر فرمائین اپنی خوبیون پہ

نمونہ دست قدرت کا دکھایا
ہمین ہر قسم کی نعمت عطا کی
کہ انسانون مین بادیان کیا ہے
کیا خلق اُسنے ختم الرسل مین
مقرر روح ہے وہ جان آدم
گناہون کو ہو نازش مغفرت
قدم کو چوم لے اعجاز عیسے
کہ ہین بحر ہدایت کے دُر نایاب
شہ کار جہان ہادی جلی
خدا ہو اُنسے خوش اللہ وہ شا
کئی دیکھی گئی ہین اربعینین
جو مولانا ولی اللہ نے لکھی
کہ ہو جائین معانی سب کے معلوم
ہوا ہے درج وہ سب اسمین یکسر
کرین پڑھ کر دعا سے یاد مجھکو
رضامندی جناب مصطفیٰ کی
کرم سے میرے عیبون کو چھپائین
خطا سے مین جدا نہین ہے

بتاوے کام جو اچھا کسیکو
برابر کرنے والے کے جزا ہو
کسی نے کام اگر اچھا بتایا
تو کرنے کے برابر اجر پایا

وبه استعينوا على الحوائج بالكتمان

فائده

نظر تدبیر مین اللہ پر ہو
روا کرتا وہی ہی حاجتون کو

وبه اتقوا النار ولو بشق تمرة

فائده

بیان صدقے کا تو یہ بر ملا ہے
کہ بیشک اسمین دفع ہر بلا ہے
خفی ظاہر سبھی دینا ہے اچھا
مگر ظاہر سے پوشیدہ ہے اچھا
یہ دینے والے کو مد نظر ہو
جسے دیجے نہ اسکو بھی خبر ہو
اگر منظور دینا ہو نہان مین
چھپا کر رکھدے اسکی بار دان مین
اگر بازار سے سودا منگا دی
ملا کر اور کچھ زائد لے آوے
ادا وہ قرض کر تو اسے بلاوے
فرستادہ اسی مفلس کا بنکر
نہین موقوف کچھ تھوڑے بہت پی
بقدر دسترس دینا ہے بہتر
یہ طاقت بھی نہو چھپی کہی بات
کہ وہ اسکی طرف سے ہو کی خیرات

وبه الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر

فائده

کہین بایہ کہ جو ہین اہل ایمان
پسند انکو نہین ہے دار امکان
کہ ہوتی ہی وہان بے شبہہ ہو جو
یہان گو یا اسیر وہ ہین معذور
یہان جبتک ہین زندہ چین لین
پھنسینگے پھر عذاب وہ وہان نہین
نہین جی چاہتا جائین یہان سے
کبھی ہوتے نہین سیر اس جہان سے
سوار اک ورجاتے تھے کہین کو
کہ پکڑا ایک نے دامان زین کو

فائده

عجب شان عنایات خدا ہے
کہ بے محنت مشقت یہ جزا ہے
یہ فرمایا نبی نے لئے برادر
مدد پوشیدہ چاہو حاجتون پہ
کرو تدبیر یعنی چھپکے چھپکے
بچو تم جسمین شر حاسدان سے
اگر حسّاد پر ظاہر ہو یہ راز
تعجب کیا ہے گر ہون رخنہ انداز
بچو تم آتش دوزخ سے یکسر
عزیزو نیمہ خرما ہی دیکر
یہ معنی لکھ گئے ہین اگلے اعلام
خدا کی رحمت انپر صبح ہر شام
جو کچھ دیکر کیا خوش دل کسی کا
سبب آتش سے بچنے کا وہ ہوگا
مناسب ہے جو سیدھے ہاتھ سے دو
نہو آگاہی اس سے دست چپ کو
نہین دشوار چندان یہ طریقہ
اگر انسان رکھتا ہو سلیقہ
جو مفلس بیچے اپنی چیز لاکر
تو بھولا بن کے لے اسکو گران تر
کوئی سمجھا کہ تجھسے اجنبی ہو
کسی مفلس پہ اسکا قرض بھی ہو
یہی انداز سے ہین اور حیلے
تامل جو کرے کوئی سمجھ لے
جو مفلس ہی نہین سکتا ہے صدقہ
کسی کا کام اسے کرنا ہے صدقہ
قریبون مین کوئی مفلس اگر ہے
تو پہلے اسکو دینا خوبتر ہے
جو مومن ہے اسے دنیا ہے زندان
مگر کافر کے حق مین باغ و بستان
یہان مومن کو یعنی کشمکش ہے
مگر عقبی مین اسکا حال خوش ہے
نہین لگتا ہی جی دنیا مین زنہار
مگر دن بیت کے کٹتے ہین ناچار
خلاف اسکے سمجھ احوال کفار
کہ وہ سب آخرت مین ہین نگونسار
رہا کرتے ہین دنیا مین بہت شاد
نہین کرتے ہین عقبی کو کبھی یاد
سنا ہی جب امام یوسف تھے قاضی
رہے انسے خدائے پاک راضی
وہ کافر کوئی گھسیارا تھا محتاج
لگا کہنے ہے تمسے اک سوال آج

وہ اپنے باپ سے کرتے ہین اسناد | محمد زاہد انکا نام رکھ یاد

عَنْ وَالِدِهٖ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَنْ وَالِدِهٖ الْحُسَیْنِ عَنْ وَالِدِهٖ جَعْفَرٍ

حسین اپنے پدر سے ہین وہ مظہر | وہ اپنے باپ جعفر سے ہین مخبر
وہ اپنے باپ سے کہتے ہین منقول | ہے عبد اللہ انکا نام مقبول

عَنْ اَبِیْهِ الْاِمَامِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْهِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمْ

ملا والد سے اپنے اُن کو ارشاد | جو ہین بیشک رئیس آلِ امجاد
دعا ہے اب یہی لب قلم کے | رہے اللہ راضی ان سبھون سے

لَیْسَ الْخَبَرُ کَالْمُعَایَنَةِ

ازل سے تا ابد اُنپر بتعظیم | درود اللہ بھیجے اور تسلیم

فائدہ

مگر مقصود اس سے وہ خبر ہے | کہ لوگون مین بیان یکدگر ہے
حدیثین جو یہان لکھی گئی ہین | اسی اسناد سے مروی ہوئی ہین

وَبِهٖ ۲ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

فائدہ

اگر چاہو تو باتون مین لگاکر | کرو دھوکے مین پیدا واسطہ ہیر

وَبِهٖ ۳ اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ

فائدہ

یہ ہین دو وصف آئینے مین جو دو | یہی تشبیہ سے اس جا ہے مقصود
کدورت اہل ایمان سے نہین خوب | کسی صورت نہین یہ امر مرغوب
عزیزو قول ہے خیر الورٰی کا | امانت دار ہے لین جس سے مشورا
غرض مطلوب جس سے مشورت ہے | امانت دار راز مصلحت ہے
کہ ہے وہ ان دونو باتون مین گنہگار | چھپاوے مصلحت یا کھولے اسرار

وہ راوی اپنے والد بو علی سے | ابو القاسم سے وہ ناقل سند کے
انہون نے اپنے والد سے سند لی | سمی بو محمد سے ہین وہ بھی

عَنْ اَبِیْهِ عَبْدِ اللہِ عَنْ اَبِیْهِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ

وہ اپنے باپ شاہ ملک دین سے | امام پاک زین العابدین سے
وہ اپنے باپ امام دوسرا سے | حسین سید کرب و بلا سے
ولی اللہ مہر اوج تمکین | علی بن ابی طالب شہ دین

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سنو قول علی مرتضےٰ ہے | کہ اللہ کے پیمبر نے کہا ہے
کہ ہرگز جو خبر سنئے کسی سے | نہین ہوتی برابر دیکھنے کے
مثل مشہور ہے اے نور دیدہ | شنیدہ کے بود مانند دیدہ
خبر جو دی خدا نے یا نبی نے | زیادہ معتبر ہے دیکھنے سے
یہی لفظ یہ سے کیجو باور | کہ لکھا ہے حدیثون کے سر پہ
نبی فرماتے ہین اے دوست یکتا | لڑائی نام ہے دھوکے دہی کا
حریف جنگ سے دھوکا نہین عیب | کہ جائز ہے چپ اندازی بلاریب
کہو یا کچھ کہ دیکھے اور جانب | تم اسپر اتنی مین ہو جاؤ غالب
یہ کہتے ہین رسول جن و انسان | مسلمان کا ہے آئینہ مسلمان
غرض ہے یہ کہ رکھو صاف دل کو | جتاو سامنے گر عیب کچھ ہو
جو ہین آئینہ سا صاف طینت | نہین کرتے مسلمانون کی غیبت

وَبِهٖ ۴ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

فائدہ

بتا وہی ہو جو اسکے حق مین بہتر | نہ کھولے بھید کو اسکے کسی پر

وَبِهٖ ۵ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ

نہین اسلام کی رو سے یہ پردہ یعنی — مسلمانون سے جسنے کچھ دغا کی
جو بیچے کچھ تو عیب اسکا جتا کر — نرکھے دودھ مین پانی ملا کر
یہ ہے اک روز کا مذکور اے یار — رسول اللہ گزرے سوئے بازار
تو اوپر خشک تھی اندر ملی تر — کہا اسکا سبب کیا ہے بیان کر
کہا حضرت نے جو بھیگی ہوئی تھی — وہی کسواسطے اوپر نہ رکھی

وَبِهَا مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَأَلْهٰى

فائدہ

بہت دولت جنہین ہوتی ہے حاصل — وہ اکثر لہو مین رہتے ہین غافل
سمجھنا یہ نہ اس سے ہی خوش اعمال — کہ بدتر ہے ہر طرح سے کثرت مال
تونگر بعض اصحاب نبی تھے — امیر المومنین عثمان غنی رضی تھے
کہا یارب وہ شاہی مجھکو دیجو — کہ پھر لائق نہو ہرگز کسیکو

وَبِهَا الرَّاجِعُ فِي هِبَتِهٖ كَالرَّاجِعِ فِي قَيْئِهٖ

فائدہ

جو قے کھانے سے ہی تشبیہ اسکی — حرام اسکی طرح ٹھیرے گا وہ بھی
مثال اسمین یہ فرمائی ہے سن لو — کہ کتا جیسے کھائے اپنی قے کو
مگر جسدم کہ اپنی قے کو کھائے — کراہت دیکھنے والونکو آئے
غرض یکر نہ لو ہرگز خدارا — کہ قے کھانی نہین ہوتی گوارا
روا ہے دونو گر ہو جائین راضی — کرے یا حکم استرداد قاضی
مگر مکروہ ہے شدت سے بیحد — کرے پرہیز جو صاحب خرد ہے
ہنسینگے دیکھکر ہمچشم تمکو — جو دیکر پھیر لوگے اے عزیزو
سنو قول پیمبر کان رکھکر — بلا ہے بات کرنے پر مقرر
زبان سے پھنستے ہین اکثر بلا مین — اگر چپکے رہین آرام پائین

فریب اے اہل ایمان ناروا ہے — خطا ہے یہ خطا ہے یہ خطا ہے
کسی شی مین نکرنا میل ہرگز — ملا دینا نہ گھی مین تیل ہرگز
وہان اک ڈھیر گیہون کا لگا تھا — نبی نے اسکے اندر ہاتھ ڈالا
کہا مالک نے پانی اسکو پہنچا — نہین یعنی بھگوئی ہے یہ عملا
غرض ہرگز دغا جائز نہین ہے — کرے پرہیز جسکو خوف دین ہے
کفایت کی اگر کم چیز اچھی اس سے — بہت سے جو ہو اور غفلت مین ڈالے
وہ روزی خوب جو کافی تجھے ہو — نہ ثروت جسمین تو بھولے خدا کو
نبی نے آل کو اپنے دعا کی — کہ یا اللہ کفاف انکی ہو روزی
نہو غفلت جیسے دولت مین پڑکر — وہ پھل پائیگا اسمین بھی مقرر
سلیمان کی دعا ہے رب ہب لی — خدا سے سلطنت یعنی طلب کی
تونگر گر کوئی انسان ہوگا — زیادہ اس سے کیا سامان ہوگا
کسی نے پھیر لی گر چیز دیکر — تو گویا اپنی قے کھائی مقرر
حدیث پاک کا یہ مقتضا ہے — کہ استرداد مطلق ناروا ہے
نکلتا ہے یہی اس سے ولیکن — حدیث اک اور ہے اسکی مبین
نہین ہے کتے کو حرمت سے کچھ کام — مکلف وہ نہین ہے نیک فرجام
اسی سے سب کراہت کے ہین قائل — نہین حرمت کی جانب کوئی مائل
اگرچہ فقہ مین لکھا ہوا ہے — کہ دیکر پھیر لینا بھی روا ہے
بہت سی اور بھی ہے اسمین تفصیل — نہین ہے دوستو یہ جائے تکمیل
جو دیکھو عرف مین تو بھی نہین خوب — کہ ہمچشمون مین ہے یہ بات معیوب

وَبِهَا الْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

فائدہ

بہت مشہور قول من سکت ہے — سلامت ہے نجا جسکی خاصیت

کہ معنی کیا ہین اس قول نبیؐ کے
مجھے سمجھا کے خاطر جمع کیجے

کہ وہ کافر ہے تم ہو صاحب ایمان
کیسے دنیا جنت کسکو زندان

وہان مؤمن کو یہ کچھ دے گا اللہ
کہ بھولینگے یہان کی حشمت و جاہ

اٹھائینگے مزے جنت کے جس دم
یہ سمجھینگے چھٹے زندان سے اب ہم

وہ سمجھینگے کہ تھی دنیا غنیمت
ہمین جینا دین کا تھا غنیمت

بتلے معنی پاکیزہ کیا خوب
رہے جنت مین یا رب صبح یعقوب

یہ پہلے دوستو قول پیمبر
حیا و شرم بہتر ہے سراسر

خدا سے شرم رکھے ہی مرد عاقل
وہان تا منہ دکھانیکے ہو قابل

زیادہ فاسق معلن برا ہے
کہ باوصف گنہ وہ بیحیا ہے

یقین عدہ مومن ہے ایسا
کہ لے لی ہاتھ مین اک چیز گویا

تخلف یعنی وہ کرتا نہین ہے
وفا مین اسکی شک اصلا نہین ہے

نہین ہے جو بھی عہد سے خالی
نہوتا ہرگز اس سے لاابالی

بڑا رتبہ ہے وعدے کی وفا کا
کہ پہلے جان ہے وصف انبیا کا

گنے اللہ نے جب وصف انکے
کہا انکو رسالت سے بھی پہلے

لکھون کیا او وصف صدق میعاد
خدا کرتا ہے اپنے وصف مین یاد

وبها لا یحل لمؤمن ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام

کہ چھوڑے وہ کسی بھائی کو اپنے
خفا ہو کر زیادہ تین دن سے

کہا بھائی ہے مومن کو مقرر
کہ ہین وہ سب کے سب دینی برادر

غرض دنیا کی گر رنجیدگی ہو
کسی مومن سے کچھ آزردگی ہو

زیادہ تین دن سے ہے یہ معیوب
ملین گر اس سے پہلے اور بھی خوب

بچا اپنا نہ جبر ہے پائے لے یار
کہ ہو جائے کہین پردے کی دیوار

نہین ہم مین ہے وہ بے دیانت
ہماری جو کرے کچھ بھی خیانت

ذرا دیکھو تو اپنا رتبہ و جاہ
مرے حال مصیبت سے ہو آگاہ

ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ سن لے
یہ معنی ہین حدیث مصطفیٰؐ کے

جو دیکھینگے تنعم اس جہان کے
یہان سمجھینگے بیشک قید مین تھے

عذاب سخت ہوگا کافرون پہ
سلاسل ہین بندھو دوزخ کے اندر

مصیبت بھی وہان راحت تھی ہمکو
بہ نسبت اسکے وہ جنت تھی ہمکو

وبها ۹ الحیاء خیر کلہ

فائدہ

مناسب شرم ہے انسان سے بھی
کہ بیشرمی نہین ہوتی ہے اچھی

وبها ۱۰ عدۃ المؤمن کاخذ الکف

فائدہ

غرض ایفا ہے ایمان کی علامت
تخلف ہے سزاوار ملامت

وفای عہد ہے قرآن مین ماثور
مکرر بار بار اسکی ہے مذکور

ذرا تم کھول کر تنزیل دیکھو
بیان وصف اسمعیلؑ دیکھو

مقدم ہے بیان صادق الوعد
کمالات اور ہین اسکی صفت کے بعد

بہت قرآن مین ہے فیض گنجور
ہے لا یخلف المیعاد مذکور

حدیث پاک ختم المرسلینؐ ہے
کہ جائز صاحب ایمان کو نہین ہے

فائدہ

برابر ہین عزیز و مرد سب ہین
نہین مقصود صرف اہل نسب ہین

نہ ان مین ہے لطف ملاقات
رکاوٹ ملنے مین ہوتی نہو بات

کریگا جو کوئی دونو مین سبقت
اسی پہلے ہی استحقاق جنت

وبها ۱۲ لیس منا من غشنا

فائدہ

جنابِ مصطفیٰؐ کی نعت کی ہو
ثنائے آل و صحابِ نبیؐ ہو

مناقب لکھے ہوں اور نبیا کے
محامد اولیا و اصفیا کے

کسی نے لکھی ہو تفسیر یا نظم
حدیثوں کا کیا ہو ترجمہ نظم

کئی ہوں فقہ کے موزوں مسائل
نصائح یا ہوں انکے شمائل

کوئی ایسا ہی اور امر نکو ہو
مقالِ خیر سچی بات جو ہو

یہ سب ہیں یکساں حکمت میں داخل
کہ ان سے فائدے ہوتے ہیں حاصل

ہوئے منسوب اسے عالی مناقب
کہے اشعار حسّان آپ کی جانب

قصائد مشتہر ہیں تضرےؓ سے
نبی کا مرثیہ خیر النساءؓ سے

قصیدے بعضے بعضے ہی سخنور
نبیؐ کے پاس گذرے ہیں مقرر

کسی کی آپ نے تعریف کی ہے
کسی میں لفظ کی اصلاح دی ہے

علاوہ اسکے حضرت کا ہے ارشاد
ذرا ہیں بات کچھ دل میں کرو یاد

کہ شعر اچھا ہے گر مضمون ہو اچھا
برا ہے گر برا ہو مطلب اُسکا

مگر قرآن میں اسے فیض جمہور
مذمت شاعروں کی ہے جو مذکور

مراد اُس سے وہی شاعر سمجھیو
جو موزوں کرتے ہیں مضمون بد کو

کہ ہو جائے بہم تطبیق حاصل
حدیث و آیتیں میں ہو توفیق حاصل

جو فرمایا بیاں ہوتے ہیں جادو
ذرا اسکی بھی معنی کو سمجھ تو

کلام ایسے بھی ہوتے ہیں مقرر
کہ ہوں سب لوٹ پوٹ کھا کر سنکر

اثر کرتے ہیں جان و دل میں ایسا
کہ ہو جاتے ہیں سُننے والے شیدا

یہ باتیں سُنتے میں ہوتے ہیں مائل
سنا کرتے ہیں مُنہ بھرتا نہیں دل

جو فرمائے بجا لاتے ہیں یکسر
نہیں ہوتے کبھی کہنے سے باہر

اثر یہ جھوٹی بات نہیں کہاں ہے
جو سچ بولا کرے جادو بیاں ہے

حدیث ۲۰ عفوُ الملوکِ ابقاءُ المُلک

فائدہ

عفو شاہانِ عالی منزلت کا
سبب سمجھو بقائے سلطنت کا

سلاطین سخت گیری پر اگر آئیں
خطا سے درگزر یعنی نفرمائیں

گر ان کے ڈر سے ہر انساں ہو جاوے
رعیت یکساں ویراں ہو جاوے

رعایا کو اگر سلطان کبھی شاد
تو روز افزوں ہو اُسکا ملک آباد

مگر ہے عفو کے قابل وہ تقصیر
شریعت کی نہ ہو کم جس میں توقیر

کوئی فتنہ نیا برپا نہ ہو جائے
خلل کچھ دین میں پیدا نہ ہو جائے

قصاص و حد جو لازم ہو کسی پر
نہ اُس سے درگزر لے داد گستر

قرابت یا وجاہت کا نہ ہو پاس
ترحم اس میں ہے شیطان کا وسواس

ترحم ہو رضائے حق کی خاطر
یہ ہے نام رضی اللہ ظاہر

بخاری میں ہے یہ حضرت سے مروی
کہ خو ابنائے اسرائیل کی تھی

مگر چوری شریف اُنمیں سے کرتا
تو انکو چھوڑ دیتے بے محابا

اگر ہوتی ضعیفوں میں کسی سے
تو حد میں ہاتھ اُسکا کاٹتے تھے

ہلاک انکو کیا اللہ نے پھر
کہ یہ دستور بیجا تھا مقرر

مگر میں یکساں جاری کروں حد
جو چوری فاطمہؓ سے بھی ہو سرزد

رسول اللہ کا انصاف دیکھو
کہ حق فرما دیا ہے صاف دیکھو

سیاست سے غرض شاہی کو لازم
نہ ہو ہرگز معینِ ظلم و ظالم

حدیث ۲۱ المرءُ معَ مَن احبّ

فائدہ

محبت آدمی رکھتا ہے جس سے
قیامت کو وہ ہوگا ساتھ اُسکے

کسی نے آنکر حضرت سے پوچھا
قیامت کب ہے اے خیر البرایا

نبی بولے کہ یہ کیا پوچھتا ہے
بتا ساماں اُسکا کیا کیا ہے

خموشی خوب ہے اے صاحب ہوش   جو عاقل ہین ہا کرتے ہین خاموش
کوئی بات آبرو کھوتی ہے گاہے   خلل انداز دین ہوتی ہے گاہے

وایضًا ۶ اَلنَّاسُ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ

فائدہ

کرے کنگھی تو الجھین بال یکسر   تکلف شانہ زن کو ہو مقرر
فساد اس سے بہت ہو جائین پیدا   خرابی گونہ گونہ ہو ہویدا
دلون مین رکھو باہم میل ایسا   کہ ہے کنگھی کے دندانون مین جیسا
کہ ہے کنگھی کے دندانون کا یہ حال   کہ سلجھا دیتے ہین الجھے ہوئے بال
کرو ہر ایک کو سمجھا کے خرسند   خصومت دور ہو سب مین خداوند
سنو اے مومنو قول نبی کو   کہ بے پروائی وہ ہے دل سے جو ہو
غنا دولت کے ملنے کو نہ سمجھو   تونگر وہ ہے جسکا دل غنی ہو
غنا ظاہر کی سینی کب غنا ہے   اگر دل سے نہو بیشک ریا ہے
نہ آئیگی خدا کے سامنے کام   کب اس آغاز کا اچھا ہے انجام

وایضًا ۸ اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ

فائدہ

جو پائے کوئی بدخصلت کسی مین   نہ رکھے قصد اسکا اپنے جی مین
کسی کو کوئی راہ اچھی بتائے   سنے یہ تیرا بھی راہ پائے
کرے یا اسکو اچھے کام کی پند   خدائے پاک ہو جس سے رضامند
اگر اس امر کی ہو اسمین عادت   تو چھوٹے جسمین ہو صاحب سعادت
زبیشین ہر دم این گفتار بشنو   بدر میگویم اے دیوار بشنو
بلاشبہ ہین حکمت بعض اشعار   بیان بعضے ہین جادو بیشک اے یار
یہان حکمت سمجھ علم شرائع   مراد اس سے ہے یا ہر علم نافع

سخن کوئی دکھا دیتا ہے زندان   کبھی پھیکا ہو جاتا ہے ایمان
کبھی کچھ بول کر لیتے ہین الزام   تلف ہوتا ہے گاہے مال ناکام
کہا حضرت نے ہین جتنے آدمی ہین   وہ کنگھی کے سے دندانے سبھی ہین
کوئی دندانہ جو کنگھی کا ٹوٹے   خلل ہو سب مین یہ مطلب ہے اس سے
جماعت سے کوئی یونہی جو چھوٹے   تو دل اور دل کا بھی بیشبہ ٹوٹے
غرض ہے اتحاد آپس مین لازم   توافق چاہئے اے با مکارم
یہی مقصود پا اے مرد دانا   یہی تشبیہ سے مطلب ہے اس جا
یہی انسان عادت اپنی ٹھہرائے   کہ گر الجھا پڑے آپس مین سلجھائے

وایضًا ۷ اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ

فائدہ

یہان اک اور بھی معنی ہین ظاہر   بیان اسکا کرون اے تیز خاطر
غنا گر تم کرو لوگون مین اظہار   کسی دل سے نہو پر طمع زنہار
نہین ہے اعتبار اسکا کسی طور   کہ ظاہر مین ہو کچھ دل مین ہو کچھ اور
سعادتمند تو اسکو کہین گے   چلین جو چال سے غیرون کی سیکھے
کسی کے دیکھکر اطوار اچھے   کرے اسکی طرح کردار اچھے
صلاح کار دیکھی نیک ہو جائے   برائی گر نظر آئے ادب پائے
ملامت کوئی کرتا ہو کسی کو   کہ اسمین عیب ناشائستہ کچھ ہو
اثر ہو تیسرے کو سنکے یہ حال   کرے آراستہ عادات و افعال
کرے آپ اختیار اس کام کو بھی   نصیحت غیر کو جسکی سنی تھی

وایضًا ۹ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

فائدہ

اگر اشعار مین ہو نعت ہو توحید   عقائد نظم کیجے خواہ تحمید

۲۴ وبها اليد العليا خير من اليد السفلى

فائدہ

لکھی ہے معنے جو ہاتھوں کی تقریر   یہی حضرت عمرؓ سے آئی تفسیر

ملا کچھ جسکو ہے وہ چیز فانی   دیا جسنے ثواب اسکا ہے باقی

مگر دینے سے ہے صدقہ ہی مقصود   نہیں اسمین خراج و عشر معدود

کہ مثل نذر لاوی دینے والا   اٹھانے والے کا ہو ہاتھ اونچا

۲۵ وبها لا يشكر الله من لا يشكر الناس

فائدہ

اگر پہنچے تجھے نعمت کسی سے   حقیقت مین ہے فضل ایزدی سے

حقیقت مین کروگے شکر حق تم   بظاہر گرچہ ہوگا شکر مردم

زیادہ شکر سے ہوتی ہے نعمت   یہ نعمت پر خدانے دی ہے نعمت

خدا کا شکر بھی اس سے نہوگا   نہیں کرتا ہے جو شکر آدمی کا

اگر مانا کسی نے حق انسان   کریگا وہ مقرر شکر یزدان

۲۶ وبها حبك الشيء يعمي ويصم

فائدہ

نظر آتا نہیں اسکا کوئی عیب   سمجھتا ہے اسی بے عیب لاریب

ہمیشہ اسکی خوبی پر نظر ہے   اگر ہو داغ بھی شاک قمر ہی

نہین ہوتی برائی دل مین جاگیر   نصیحت بھی نہین کرتی ہے تاثیر

خدایا دے مجھے وہ آنکھ وہ دل   کہ دیکھون حق کو حق باطل کو باطل

یہ ہے قول شفیع روز محشر   کہ دل پیدا ہوئے وہ خصلتون پر

فائدہ

۲۸ وبها التائب من الذنب كمن لا ذنب له

نبی فرماتے ہیں اے دست بالا   کہ اونچا ہاتھ ہے نیچے سے اچھا

جو دے وہ ہاتھ اونچا ہے ریا ہے   جو لے بخشش اُسے نیچا کہا ہے

عطا جو شخص کرتا ہے کوئی شے   تھیّا جو اسکے واسطے ہے

رہا اچھا اسی سے دینے والا   کہ فانی چیز دی باقی کو پایا

الگ ہے اس سے چیز یہ بھی مقرر   علاوہ اسکے ہین شرطاے برادر

ادائی قرض بھی اس سے جدا ہے   کہ وہ تو مال لینے والے کا ہے

ادا کرتا نہین ہے شکر یزدان   نہین کرتا جو کوئی شکر انسان

کہ شکر انسان کا شکر خدا ہے   سمجھ لو یہ نہین اس سے جدا ہے

کہ دی بالواسطہ اللہ نے تجکو   یہ سمجھے گا جسے کچھ بھی سمجھ ہو

خدا کا شکر ہر اک پر ہے واجب   کبھی اس سے نہین غفلت مناسب

یہ معنی پائین اے پاکیزہ گوہر   ذرا اسکو سمجھنا دل لگا کر

غرض حاصل رہی اس سے سعادت   ہوئی احسان فراموشی کی عادت

ذرا مانا کرو احسان نعمت   کبھی اچھا نہین کفران نعمت

محبت چیز کی ہی دوست یکتا   تجھے کرتی ہے اندھا اور بہرا

غرض جس چیز کی الفت سمائی   نہین آتی ہے کچھ دل مین برائی

اگر کوئی جتاوے عیب اسکا   اُسے دل سے نہین سنتا ہے صلا

خوش آتے ہین جو انسان کو بری کام   نہین لیتا ہے انکے ترک کا نام

سمجھ کی آنکھ پر پڑتے ہین پردے   مگر انکو خدا ہی دور کر دے

۲۷ وبها جبلت القلوب على حب من احسن اليها وبغض من اساء اليها

محبت کرتے ہین محسن سے اپنے   عداوت رکھتے ہین سب موذیون سے

غرض بے اختیار اسمین ہے ہر دل   کہ ہین یہ خصلتین خلقت مین داخل

کریگا جو کوئی توبہ گنہ سے   تو ہوگا وہ برابر بے گنہ کے

کہا اُسنے نہیں ساماں کچھ بھی
پر الفت ہے خدا و مصطفےٰ کی

کہا حضرت نے جسکی ہے تجھے چاہ
مقرر تو رہے گا اُسکے ہمراہ

جہاں میں ہوگا یعنے دوست جسکا
اُسیکے ساتھ وہ محشور ہوگا

اگر کفار سے کچھ دوستی ہو
کہ اُنکی طرز دل میں کھپ گئی ہو

پسند آجائے رسم و راہ اُنکی
کرے ہے تقلید بے اکراہ اُنکی

کرے پیدا تشابہ اُنکی خو میں
لباس و وضع میں یا گفتگو میں

اُنہیں کے ساتھ ہوگا حشر کے دن
عقوبت سے نہیں ہونیکا امین

اگر اپنا بھلا تم چاہتے ہو
نبی سے دوستی دنیا میں رکھو

چلو اُنکے طریقہ پر شب و روز
کہ ہو روزِ قیامت بہجت اندوز

رسول اللہ کے ہمراہ ہوگے
اگر آنکی محبت میں مروگے

تعالی اللہ کیا قسمت ہے یاور
نبی کا ساتھ ہو جسکو میسر

۲۲ وبها مَا هَلَكَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهُ

فائده

نہ بربادی ہوئی اُس آدمی کی
حقیقت جس کسی نے جانی اپنی

جو اپنی قدر کو پہچان لے گا
یہ جانیگا کہ ہوں بندہ خدا کا

وہی خالق ہے میں اُسکا ہوں مخلوق
وہ رازق ہے میں ہوں رزق خوار مرزوق

عدم سے کردیا ہے اُسنے موجود
کریگا ایکدن پھر مجھکو نابود

ذلیل اک قطرہ سے پیدا کیا ہے
عزیز آخر کو سرتاپا کیا ہے

ہزاروں نعمتیں دی ہیں کرم سے
کیا ہے پرورش ناز و نعم سے

ہوا جب بندہ لازم بندگی ہے
چلوں ارشاد پر زیبا یہی ہے

کروں نعمت کا اُسکی شکر ہر بار
رضا کا میں ہوں ہر دم طلبگار

سمجھکر قدر جب سوچے گا یہ بات
رہیگا پھر مقرر گرم طاعات

ہوا یہ حال جسکا شاد ہوگا
کبھی ہرگز نہ وہ برباد ہوگا

۲۳ وبها اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

فائده

حقِ عورت ہی ہے لڑکا مقرر
ملینگے مردِ زانی کو پتھر

زنا سے یعنی پیدا ہو جو لڑکا
وہ عورت ہی کو بے شبہ ملیگا

کچھ اسمیں مرد کا دعویٰ نہیں ہے
یہی ارشادِ ختم المرسلین ہے

حجر کیا خوب فرمایا ہے اس جا
کہ دو مطلب ہیں جس سے ہویدا

کھلا مطلب ہے اک اے خردمند
کہ ملنے کا نہیں زانی کو فرزند

یہاں بھی عرف میں کہتے ہیں اکثر
فلانے کو ملیں گے خاک پتھر

سنو اب دوسری تقریر مجھسے
کہ بے شک سنگ ہیں معنی حجر کے

اشارہ مرد کے حق میں ہے اس سے
کہ حد میں سنگسار اُسکو کریں گے

یہ فتویٰ بعض صورت میں ہے جاری
کہ تنہا مرد کو ہے سنگساری

میں لکھتا ہوں زنا کی صورتیں سب
نکل آیگا اُس سے یہ بھی مطلب

اگر ہوں مرد و عورت دو تو محصن
نہ کوئی سنگساری سے ہو امن

جو دونوں سے محصن ایک بھی ہو
کرینگے سنگسارِ حد اُسیکو

جو نا محصن ہو اُسکی ہے یہ تعذیب
کہ سو کوڑے لگائیں بہرِ تادیب

کسیکو اُنمیں گر محصن نہ پائیں
تو سو سو کوڑے دونوں کو لگائیں

ذرا سن لے سوال اے پاکیزہ باطن
شریعت میں اُسے کہتے ہیں محصن

کہ ہو آزاد وہ اے مردِ کامل
مسلمان اور بالغ اور عاقل

کیا عقدِ صحیح آزاد زن سے
دخول اُسنے کیا ہو بعد اسکے

لکھے ہیں یہی جو اوصاف پانچوں
بہنگامِ دخول اُن دونوں میں ہوں

جو اِن شرطوں سے کوئی بات کم ہو
تو پھر محصن نہیں کہنے کے اُسکو

گر مٹ جاتے ہین توبہ سے وہ عصیان | جو ہوتے ہین حقِ اللہ سبحان
جو حق عبد ہے بے اُسکے بخشے | نہین جاتے گنہگار دن کے سر سے
حقوقِ عبد وہ ہین آمری جان | کہ جسمین ہو کسی بندے کا نقصان
کوئی تکلیف پہنچے یا کہ دکھے دل | حقوقِ عبد مین یہ سب ہین داخل
چرانا مال یا تہمت لگانا | عبث کچھ سخت کہکر دل دکھانا
نہو جسمین زبانِ عبد غالب | وہ حق اللہ ہے اے عالی مناقب
گناہ ایسے بھی کچھ بے ریب شک ہین | کہ حقِ خلق و خالق مشترک ہین
جو بندہ اپنے حق کو بخشدے گا | گنہ اللہ کا توبہ سے مٹے گا
مگر جو عبد کو لاحق ہوئی عار | یہ اُسکا حق سمجھ لے نیک کردار
حقوقِ عبد ہون یا حقِ اللہ | کسی عصیان کی دل مین نہ ہو چاہ
وہ حاضر کی نظر مین یکسان ہے | جو تھی غائب کی آنکھون سے نہان ہے
نہ دیکھو یعنی چیز آنکھون سے جبتک | نہ دو اُسکی گواہی تم کبھی پاک
بتانے مین مقرر ہو کے عاجز | نہو گا حال سچ معلوم ہرگز

گناہون سے وہی بچتا ہین مقصود | نہین ہین حق ابعد معدود
اگر وہ بخشدے خود ہو کے راضی | نہوگا پھر مواخذ اُسکے قاضی
زیانِ جان و مال و آبرو ہے | کوئی نہین سوائے فرزند خو ہے
کسی کا جیسے ناحق خون کرنا | کسی کو سحر سے مجنون کرنا
زبردستی سے یا کچھ چھین لینا | کسی کا قرض آتا ہو نہ دینا
وہ جیسے ڈرنے کھانا سے کو پینا | زرِ الفی چھوڑ کر بے قید جینا
ہے انہین اعتبارِ حق غالب | شمار اُنکا ہوا غلبے کی جانب
زنا بھی بیگمان حق خدا ہے | سمجھنا حقِ عبد اُسکو خطا ہے
ملے توفیق توبہ کی خدا سے | بچائے ہمکو ہر جرم و خطا سے

٢٩ وفیہا الشّاھد یریٰ ما لا یراہ الغائب

فائدہ

جو قاضی ہے گواہی سُننے والا | بتا پوچھے اگر تم سے کچھ اُسکا
گواہی تم اگر بے دیکھے دو گے | کہے رکھتے ہین سُن لو جھوٹے ہو گے
کسی کی قوم کا جب آئے سردار | تمہین تعظیم اُسکی ہے سزاوار
یہ حسنِ خلق کی ہے سبکو تعلیم | جو ہے سردار کی فرمائی تعظیم
مخالف دین کے گر ہون وہ سردار | تو ہین تعظیم کرنے مین یہ بہتر
کریگا قوم سے اپنی یہ مذکور | تم ایسے ہو گئے خوش اخلاق مشہور
عجب اسکا نہین صحبت جو بڑھ جائے | کہ وہ بھی رفتہ رفتہ تربیت پائے

٣٠ وفیہا اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ

فائدہ

اگر وہ ہو شریکِ دینِ اسلام | تو پھر اسلام کا لازم ہے اکرام
کرو گے اس طرح جب اُسکو خرسند | نہایت خلق سے ہوگا رضامند
کریگا یا وجہ اخلاق صحبت | تو پھر ہو جائیگا مشتاقِ صحبت

٣١ وفیہا الیمین الفاجرۃ تدع الدیار بلاقع

فائدہ

قسم اک حال و ماضی کی خبر پر | اُسے اپنے گمان مین سچ سمجھکر
یہ ثانی قسم ہے اے تیز خاطر | کہ جھوٹی بات کوئی کرکے ظاہر

نبی کا قول ہے اے اہلِ ایمان | قسم جھوٹی ہو کرتی ملک ویران
لکھا ہے یون مسائل کی کتب مین | کہ ہین جھوٹی قسم کی تین قسمین
حقیقت مین نہو وہ بات سچی | خدا سے ہے اُمید ہمین عفو کی
قسم دانستہ جھوٹی کھائین اگر | گناہ اسمین ہے توبہ کر مقرر

فائدہ

ہوا پیدا وہ گویا پھر اُسی دن
خطا سے پاک ظاہر اور باطن

کہے کر کے جفا بہ حق میں ناری
کہ اے آمرزگار اے میرے باری

میں اب کرتا ہوں توبہ جان و دل سے
خداوندا اسے مقبول کر لے

تری درگاہ میں کرتا ہوں اقرار
نجاؤں گا خطا کے گرد زنہار

یہ اب رحمت سے ہے اُمید یارب
گنہ پچھلے جو ہیں وہ بخش دے سب

نہ ہو دل میں گنہ کا پھر ارادہ
کہ ایسی ہو گی رسوائی زیادہ

تو ایسی توبہ کچھ آتی نہیں کام
بخیر اس سے نہیں ہوتا ہے انجام

کرے توبہ بہت لوگوں کی آگے
گواہ اس امر کا اُنکو بنا کے

یہ اچھی مصلحت ہے اے مری جان
کہ ہے شیطان کا مغلوب انسان

حجاب اُن سب کا دامنگیر ہوگا
نہ پھر وہ مصدر تقصیر ہوگا

اکیلے میں اگر توبہ کرے گا
کہ بس اللہ کو ہو علم اسکا

عجب کیا ہے کہ دل پھر جائے ناگاہ
بھٹک کر راہ سے ہو جائے بے راہ

مگر کہتے ہیں یہ بعضے اکابر
کہ اجمالی ہے بہتر توبہ ظاہر

کہے لیکن ہیں جو پوشیدہ عصیان
مناسب ہے کہ توبہ بھی ہے پنہان

نہ فرمائے جو رسوا عالم الغیب
فضیحت کیوں ہو خود کھول کر عیب

کہ ہیں ہم لوگ تو ہر دم گنہگار
گناہوں پر رکھا کرتے ہیں اصرار

نہ ہوا اتنا تو جب توبہ کو لیتیں
فقط سو بار استغفار پڑھ لیں

نظر امروز فردا پر نہ رکھتے
بھروسا زیست دنیا پر نہ رکھے

اگر یہ بات بھی اُسنے نہیں کی
کہ تا گو زندگی آخر کو پہنچی

نہیں گھبرا لگا ہی جس گھڑی تک
یہی امید ہے رحمت سے بے شک

ذرا بھی ہوش اگر باقی رہا ہو
خدا کے واسطے مُنہ دم نہ چوکو

گنہ توبہ سے یعنی ہوتے ہیں دور
نہیں مبتلا ہے اس عادت میں مجبور

مگر توبہ وہ ہے اے صاحب ایمان
کہ ہو کر دل میں عصیان سے پشیمان

گنہ ہوں سے نہایت منفعل ہوں
جو کچھ میں نے کیا اس سے خجل ہوں

بہت ورزیدن نافرماں سے باہر
ہوا ہوں جاں سے اب شرمندہ ہو کر

تری توفیق ہے آمین بھی درکار
نہیں ہو سکتا نہیں کیا میرا اقرار

غرض توبہ کرے یوں گڑگڑا کر
کہ جوشِ رحمت باری ہو اُس پر

کسی نے گر زبانی توبہ کی ہو
گنہ کی دل میں یہ نیت رکھی ہو

اسی سے یہ بزرگوں نے کہا ہے
کہ بہتر توبہ کرنا برملا ہے

کسی سردارِ دین کے ہاتھ پر ہو
سبھوں کو توبہ کرنے کی خبر ہو

خدا نا کردہ گر نیت بدل جائے
گنہ کرنیکا پھر دل میں خیال آئے

یہ سمجھے گا کہ ہو جاؤں گا بدنام
جہاں میں ہوگی رسوائی مری عام

تو ہے ہر چند یہ توبہ بھی اچھی
مگر وہ مصلحت اچھی نہ ہو گی

تر کہے پاس توبہ ہو گنہگار
کہے اللہ ہے ستار و غفار

کہے یعنی یہی آگے سبھوں کے
کہ میں کرتا ہوں توبہ ہر گنہ سے

کہ اللہ نے تو ستاری دکھائی
خلائق سے خطا اُسکی چھپائی

اب اس راک نکتہ ہی سننے کے قابل
نہ رہنا چاہئے اس سے بھی غافل

مناسب ہے کہ کر لیں توبہ ہر روز
کریں درگاہِ حق میں گریہ با سوز

ہو درِ آخرت میں جسکو ہو غور
کریں وہ بعد عصیان توبہ فی الفور

کہ اُس سا کچھ نہیں جینے کا دم بھر
اجل ہر وقت ہے موجود سر پر

یہ غفلت کی کہ پہنچی حالت یاس
اُسے جینے سے یعنی ہوگئی یاس

کہ گر توبہ کرے مقبول ہوگی
بڑی ہی شان ہے عفو خدا کی

سنو اب جو فقیہوں نے کہا ہے
یہی مطلب حدیث پاک کا ہے

شہادت کی خبر دی ہو نبیؐ نے
بصورت شہیدوں میں وہ ہوگا
یہ اک دن کا ہے مذکور ای برادر
لگے کہنے رسولِؐ پاک خوش خو
یہ تفسیر عزیزی میں کہا ہے
کہ ہے وہ مرا ہی امت میں شقی تر
شہید جس تیغ سے ہو جائیگا تو
حقیقی دوسری وہ ہے شہادت
کسی انداز سے ہو قتل اسکا
ہے اک وہ مرد باایمان کامل
شدائد میں ہا صابر وہان پر
پڑ گئی آنکھ اُس پر کسی کی
شہید رتبۂ ثانی وہ سمجھو
کہ گویا کھال اسکی سب بدن کی
شہید اس طرح جو لڑنے میں ہوگا
سنو اب تیسرے رتبہ کا احوال
ہوئی آخر شہادت اسکو حاصل
کہ وہ اک مردِ مسرف ہے گنہگار
ہوا لڑ بھڑ کے پھر مقتول ہیجا
جو ہیں حکمی شہید انکی منازل
کہ بالغ پاک ہو قتل اے برادر
نہ زخمی ہو کے کچھ کھایا پیا ہو

صراحت پہلے سے کی ہو نبیؐ نے
نہیں جائے تردد اس میں صلا
کہ جاتے تھے نبیؐ کوہِ اُحد پر
کہ جنبش سے ٹھہر جا اے اُحد تو
امام احمدؒ کی سند سے لکھا ہے
جو مارے گا تجھے تلوار سر پر
شہادت یعنی آخر پائیگا تو
اسی اللہ نے دی یہ سعادت
شہیدانِ حقیقی میں وہ ہوگا
کہ اعدا سے ہوا جا کر مقابل
نظر رکھی ثوابِ جاودان پر
قیامت کو یہ اُسکی قدر ہوگی
کہ مردِ جیّد الایمان کوئی ہو
کٹیلے جھاڑ کے کانٹوں میں الجھی
جنان کے دوسرے درجے میں ہوگا
کہ ہو ان اک شخص کے مخلوط اعمال
وہ ہوگا تیسرے درجے میں داخل
ہوا جا کر وہ چار جنگ کفار
تو جیتے تھے مرے میں اسکی ہیجا
اسی پر کر قیاس اے مردِ عاقل
سلاحِ تیز سے مجروح ہو کر
نہ زخموں کا علاج اُسنے کیا ہو

کسی ہتھیار سے یا سم سے ہو قتل
شہادت جیسے ان اہلِ صفا کی
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ تھے ہمراہ
کہ تجھ پر اک نبیؐ ہے ایک صدیق
کہ حضرتؐ نے یہ فرمایا مکرر
تری ڈاڑھی کی پہنچے گی یہ نوبت
گنا حضرت رسول اللہؐ نے دیکھو
کیا جسنے جہاد اعدائے دین سے
نبیؐ نے یوں کہا ہے حق کے طالب
عمل سے اپنے تصدیقِ خدا کی
ہوا مقتول وہ آخر اسی میں
وہاں انبوہ میں یہ رنگ ہوگا
لڑا کفار سے پر ڈرتے ڈرتے
ہوا ناگاہ ناوک کا نشانہ
یقینی رتبہ اسکا ہے برادر
عمل ہوں یعنی اچھے بھی برے بھی
شہیدِ رتبۂ چارم کی تقریر
دلیرانہ لڑا اعدائے دین سے
غرض ان چار کے ہیں جنت اندر
شہادت تیسری جسکی ہے حقیقی
سزا میں مالِ قاتل پر نہ آئے
کوئی وقت نماز ظہر نہ گزرے

کسی ڈھب سے کریں اُس شخص کو قتل
عمرؓ عثمانؓ علی مرتضےٰؓ کی
کہ کانپا انکے میں وہ کوہ ناگاہ
شہید انکے سوا دو ہیں تحقیق
علیؓ سے یوں کیا ارشاد اکثر
کہ ہوگی تیری خوں سے لال رنگت
شہید وہ تینوں عمرؓ عثمانؓ علیؓ کو
مرا لڑ بھڑ کے کفارِ لعین سے
کہ ہیں چار ان شہیدوں کے مراتب
شجاعت سے کمر لڑنے کو باندھی
گئی جان اسکی راہِ ایزدی میں
کہ جو دیکھی گا اسکو دنگ ہوگا
یہ پہنچا حال اسکا بدولی سے
ہوئی روح اسکی قالب سے روانہ
شہیدِ اولین سے ہے اُتر کر
لڑا کفار سے تصدیقِ حق کی
نبیؐ کے قول سے کرتا ہوں تحریر
خدائے پاک کی تصدیق کر کے
سبھوں سے رتبہ اسکا ہے فروتر
فقیہوں نے کتابوں میں جو لکھی
قصاص و حد میں بھی مارا نجائے
مرے وہ زخم کھا کر جس سے پہلے

قسم آئندہ پے ہے تیسری قسم　　سبب کفارہ کا ہے بس یہی قسم
تو کفارہ اسی دینا ہے واجب　　ان امروں سے کوئی ہوتا ہی واجب
نہیں تو دس فقیروں کو کھلاوے　　سبھوں کو یا کہ وہ کپڑے بنا دے
جو تنہا زیر جامہ کوئی دیگا　　تو وہ کافی نہیں ہونیکا اصلا
اگر روزے رکھے باوصف قدرت　　نہیں جائز ہے یہ ای فیض گنجور
کہے گر میں نہیں مرنے کا واللہ　　تو ہے یہ دوسری قسم اے ماہ
کسی یا اس صفت کی ای خردمند　　کہ جسکی عرف میں کھاتے ہین سوگند
یہ ہر اک لفظ بھی سوگند کا ہے　　خدا شاہد ہے اللہ جانتا ہے
نہیں ہوتی سوا اسکے کسی کی　　نہ کعبہ کی نہ قرآن و نبی کی
کہا رازی نے جو ایسی قسم کھائے　　مجھے ڈر ہے کہ وہ کافر نہو جائے
نہ کھٹکے گر عوام اسکو زبان پر　　تو کہتا میں کہ مشرک ہین مقرر
کہ گر جھوٹی قسم کھاؤں خدا کی　　تو ہے اوروں کی سچی سے وہ اچھی
یہی مقصود اس سے بالیقین ہے　　کہ اوروں کی قسم اچھی نہیں ہے
تو بعضوں نے اسے جانا ہے مکروہ　　کہا ایسی قسم کھانا ہے مکروہ
کہ گونا معتبر ہین اور قسمین　　کراہت پر نہیں ہے کچھ بھی انہین
کہا کرتے ہین جیسے لوگ باہم　　ہمہیں واللہ ٹھہرو اور ایکدم
زیادہ ہو جیسے تنقیح درکار　　تو دیکھے فقہ میں ای نیک اطوار

قسم کھاکر کہے کل یہ کرونگا　　بجالائے نہ پھر وہ کام اصلا
سنو تفصیل سے دل میں رکھو یاد　　کرے یا ایک بندے کو وہ آزاد
لباس اوسط کا ہو بدتر نہ بہتر　　کہ ڈھانکے اکثر جسم اے برادر
جسے مقدور ان سب کا نہیں ہے　　تو اسپر تین روزے ہین پے در پے
یہ شرط اس قسم میں لکھی ہے لیکن　　کہ ہو وہ کام بھی حالف سے ممکن
قسم ہوتی ہے یا نام خدا کی　　کوئی ہو اسم ذاتی یا صفاتی
وہ مثال جلال و کبریا ہین　　نہ مثل حرمت و علم و رضا ہین
خدا حاضر ہے یا اللہ ناظر　　کہے گر جھوٹھ تو ہو جائے کافر
قسم یہ بھی نہیں ہے ای ہنرمند　　کہ کھائیں جان کی یا سر کی سوگند
جو سمجھے اس قسم کا پاس و آداب　　تو کافر ہوگا ای عالی مناصب
ہوا مروی یہ قول ابن مسعود　　رہے اللہ سبحان اس سے خوشنود
کہیں ہے طالب دین اس سخن سے　　کوئی جھوٹی قسم جائز نہ سمجھے
شریعت میں جو غیر حق تعالے　　نہ ٹھہرا اعتبار ایسی قسم کا
مگر اکثر فقیہوں نے کہا ہے　　اسی پر بلکہ فتوی بھی دیا ہے
قسم ہوتی ہے اپنی ہی زبان سے　　نہیں پڑتی ہے دینے سے کسی کے
بہت باتیں قسم کی رہ گئی ہین　　نہیں تفصیل سے ہمنے لکھی ہین

و باب ۳۲ مَن قُتِلَ دُونَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيدٌ

فائدہ

جو اپنے مال کے آگے ہو مقتول　　شہید بنتا ہے وہ شخص مقبول
غرض جو قتل حفظ مال میں ہو　　شہادت سے گمان ہوتی ہے اسکو
تو شک اسکی شہادت میں نہیں ہے　　شہید و نیز وہ داخل بالیقین ہے
کہ شاید خانہ جنگی میں لڑا ہو　　عوض میں خون کے مارا گیا ہو
سن اب دو قسم ہوتی ہے شہادت　　حقیقی و حکمی ہے شہادت

ہوا جب قتل یوں بے وجہ ناحق　　کہ اسپر دوسرے کا کچھ نہ تھا حق
نہو گر قتل کا باعث ہویدا　　تو ہونگے احتمالات انمیں پیدا
کوئی یا اور ہی باعث ہوا ہو　　نہیں حکم شہادت انمیں اصلا
حقیقی اک شہادت اسکی سمجھو　　کہ جسکے حق میں نص وارد ہوا ہو

قیامت تک عمل جاری ہے اسکا
کہ اہل کفر سے لڑتا ہے گویا

بدستور اکل و شرب نا گہانی
خدا دیتا ہے کھانا اور پانی

کہ لا رکھتے ہین ارواح شہیدان
طیور سبز کے پوٹون مین پنہان

جنان مین سیر ہو کر میوے کھائین
مزے جنت کی نہرون سے اُٹھائین

کہ قندیلین معلق عرش سے ہین
وہ انکی استراحت کے لئے ہین

شہیدون کے سوا کوئی بہشتی
نہین پھر آنے پر دنیا کے راضی

کہ قتل راہ حق کفارہ ٹھہرا
سوائے دین ہر جرم و خطا کا

کہا جو زخم کھاتا ہے مسلمان
خدا کی راہ مین اے اہل ایمان

رواں اُس زخم سے ہوگا لہو بھی
لہو کا رنگ بوئے مشک ہوگی

کہ نکلے جو کوئی راہ خدا مین
نکل کر یعنی شامل ہو غزا مین

غرض ہو خالصاً للہ نیت
کہ ہے ضامن اسے خود آگاہ نیت

کہ با اجر و غنیمت گھر مین پہنچائے
یہاں سے اسکو یا جنت مین لیجائے

یہی کہتا مین خواہش اپنے جی مین
کہ مارا جاؤن راہ ایزدی مین

غرض ہے شہادت کا تو دیکھو
نبی کو جسکی ایسی آرزو ہو

خدایا قاضی حاجات تو ہے
مجھے سو جان سے یہ آرزو ہے

تری تائید شامل پر مری ہو
نہ پھیرون منہ نہ ہو لغزش قدم کو

مگر حکمی حقیقی اے برادر
نہین ہین اجر عقبیٰ مین برابر

جناب مصطفےٰ نے یہ کہا ہے
کہ نیت سے اعتبار اعمال کا ہے

جو نیت خوب ہے تو کام بھی خوب
اگر بد ہے عمل بھی ہوگا معیوب

اگر چوری کی نیت دلنشین ہے
تو ہرگز یہ سفر اچھا نہین ہے

مناسب ہے کہ حاصل اسکا لکھون
سنو اسمین ہے بعد اسکے یہ مضمون

تو ہاں جانے کا ثمرہ بھی وہی ہے
عزیمت جسکی اسنے دل مین کی ہے

اسی انداز سے اے پاک گوہر
انہین لذات جسمی ہین میسر

یہ مضمون حدیث ترمذی ہے
روایت کعب بن مالک سے کی ہے

انہین ہوتا ہے یون پھر حکم اللہ
کہ کھانا پانی پائین حسب دلخواہ

ملے کیا خوب انکو آشیانے
عطا کی ہے عجب راحت خدا نے

سنو یہ بات اے اہل روایت
انس حضرت سے کرتے ہین روایت

انس سے اور ریوان دی ہوا ہے
یہ کہتے ہین کہ حضرت نے کہا ہے

بخاری مین صحیح ہے نقل سنئیے
روایت بو ہریرہ کی نبی سے

قیامت کو ہرا ویسا ہی ہوگا
جو شکل انکی تھی جب نیزہ لگا تھا

حدیث بو ہریرہ اور بھی ہے
رسول اللہ سے یون نقل کی ہے

مگر باعث ہوا ایمان الٰہی
سبب اسکا ہوا تصدیق نبی کی

حق سبحان کفیل اسکا ہوا ہے
خدائے پاک نے ذمہ کیا ہے

نہ ہوتا میری امت پر جو دشوار
تڑپتا پیچھے لشکر کے مین سرشار

جلایا جاؤن پھر جی کر مرون پھر
جیون پھر بعد اسکے قتل ہون پھر

سہ بارہ زندہ ہو ہو کر یہ چاہون
کہ جان پاک دون راہ خدا مین

کہ تیری راہ مین اعدا سے لڑ کر
مرون شمشیر حربی کھا کے منہ پر

اجل ٹھہرائی ہو تو نے مری جب
یہی سامان کرنا اے مرے رب

وبها ۳۳ الأعمال بالنيات

فائدہ

سفر حج کی نیت سے کیجئے گر
تو یہ اچھا عمل ہے اے برادر

بخاری مین بھی مروی یہ خبر ہے
زیادہ اس سے کچھ مضمون مگر ہے

کہیں جاتے ہیں جو دنیا کی طلب کو
ارادہ خواہ جو رد کرنیکا ہو

پھل اُسکا پائیگا گردلمین ہوگی
نیت راہ خدا و مصطفےٰ کی

نہ سویا ہو نہ خیمے مین جگہ لی
بہت باتین نہ کی ہون نہ کھا کر
شہیدون مین ہیگا تو بھی داخل
جو ہون اندر لڑائی کے یہ افعال
شہیدان حقیقی مین ہین تینون
کہ لٹھ تلوار پھانسی اینٹ پتھر
کسی جا ہو بدن ظاہر مین زخمی
نہو گر قتل کی پیدا علامت
لہو یا البتہ نکلے حلق سے بھی
تو نہین گرچہ سب شرطین ہون موجود
کہ بے غسل و کفن کر دفن اُسکو
تو ہے بیشک بڑھا دینا مناسب
نماز اُسکے جنازے پر نہ پڑھیو
بیان پہلی جو کین ہین ہمنے شرطین
شہید ایسا جو ہووے ذی مناقب
جو ذات بحث یا دق مین مرا ہو
گرچہ بیمار نہین ہے کے مر جاے
طلب مین علم کے جسکی گئی جان
یہ سب حکمی شہیدون مین ہے داخل
ملی اُنکو حیات جاودانی
گئی ہے جس عمل پر جان اُنکی
کہ ہر اک ابن آدم کے عمل پر

نہ کوئی شئے خریدی ہو نہ بیچی
نہ ہو دنیا کی وصیت کی ہو کچھ بھی
شہادت کی نہین ہے وہ تو مبطل
شہادت اُسکی ثابت ہے بہر حال
کسی انداز سے مارے گئے ہون
سبھی کا حکم ہے اس جا برابر
گرا ہو حلق سے یا خون صافی
کہ ظاہر ہو جراحت ہے سلامت
شہادت ایسی چیزون مین نہ ہوگی
شہید انکو نہین ہونے کے معدود
اُنہین کپڑون مین جو پہنے ہوے ہو
جو زائد ہون گھٹا لینا مناسب
کہ عبرت اورون کو یہ دیکھکر ہو
وہ جس مقتول مین پائی نہ جائین
اُسی غسل و کفن دینا ہے واجب
وبا مین یا کہ دنیا سے گیا ہو
بلا قصد آگ مین جل کر گزر جائے
مرا ہو جمعہ کی شب جو انسان
خدا سے ہے امید اجر کامل
خدا کی ہے نہایت مہربانی
وہی گویا ہے انکا شغل اب بھی
مرے پر مہر ہوتی ہے مقرر

نہ لائے ہون اُٹھا کر معرکے سے
کلام اندک اگر اُسنے کیا ہو
یہ شرطین ہین اُس وقت اے عزیزو
جسے باغی کے حربے نے کیا قتل
نہین اس قتل مین ہے شرط زنہار
اگر مقتل مین کوئی لاش پائین
بہا کان آنکھ سے ہو خون نکل کر
اگرچہ ناک سے یا پیش و پس سے
اگر لڑکا ہو یا ناپاک انسان
ہوئی ہو یہ شہادت جسکو حاصل
مگر مقدار مسنون کفن سے
اگر مقتول کوئی راہزن ہے
وہ ہے حکمی شہادت ہے انکو نام
حقیقی گو نہین اُنکی شہادت
شہیدون کا ثواب اُنکو ملیگا
مرے دستون مین یا مسموم انسان
مرے یا بے ارادے غرق ہوکر
کسی نے حملہ دشمن پر کیا ہو
شہیدونکی لکھون کیا رفعت و جاہ
ترقی پر ثواب اُنکا ہے دائم
نبیؐ کے قول سے ثابت ہوا ہے
مگر جو کشتۂ راہ خدا ہو

گرا ہو جس جگہ وہ جا نہ بدلے
وصیت کچھ امور دین کیا ہو
کہ لڑنے سے فراغت ہو چکی ہو
ٹھگون کے ہاتھ سے جو ہو گیا قتل
کہ موجب زخم کا ہو تیز ہتیار
کہ ہو کوئی نشان قتل اُسمین
شہیدان صورتون مین ہی مقرر
لہو بہتا ہوا یا البتہ نکلے
نہانے کی جسے حاجت ہوے جان
ہوئی یعنی اُسکی حق مین شرع نازل
اگر اُسکی بدن مین کم ہون کپڑے
فقط اُسکے لئے غسل و کفن ہے
کہ ہون عقبیٰ کے جاری سب پر احکام
مگر ہے بیگمان حکمی شہادت
نہ جاری ہونگے یہ احکام دنیا
گئی عورت کی ہو یا جنتے مین جان
سفر مین یا مرے اے نیک اختر
لگا ہو زخم اپنے ہی مرا ہو
پڑے رہتے ہین آنکے اللہ اللہ
قضا عضا جر مین ہتا ہی دائم
بخاری اور مسلم مین لکھا ہے
جہاد اعدا سے کرکے مرگیا ہو

حدیث پاک اندرین مضمون کی ہے
رسول پاک سے مروی ہوئی ہے

کہ شنبہ پنجشنبہ کو ملا کے
دعائے برکت انہین کی خدا سے

دعا حضرت کی ہی مقبول بیشک
سفر دونون دنون کا ہی مبارک

سفر نہین بہت اچھا ہے لیکن
نہین ممنوع ہی ہر گز کسی دن

کہ سب دن یکسان اللہ کے ہین
برائی کچھ نہین اچھے بھلے ہین

کوئی دن ہو کسی جانب ہو جانا
کبھی کچھ وسوسہ دل مین نہ لانا

نکرنا اعتنا ساعت گھڑی پر
نظر ہر گز نہ رکھنا جو گنی پر

ہوئے ہین جو رجال الغیب مشہور
عوام انکا کیا کرتے ہین مذکور

کہ گر ہون سامنے یا داہنے پر
نہین ہے اس طرف کی راہ بہتر

جو سوئے پشت ہین یا بائین جانب
تو ایسی راہ چلنا ہے مناسب

حساب اسکا ہے تاریخون کی رو سے
بہت ہین معتقد اس قاعدے کے

کبھی پابند اسکی بھی نہو تم
خدا کا نام لیکر راہ لو تم

کہ یہ چیزین خلاف شرع و دین ہین
سزائے اعتبار اصلا نہین ہین

علی قاری نے یون لکھی ہے نظر بین
رجال الغیب اخوان الشیاطین

رجال الغیب شرعی یہ نہین ہین
وہ اور ہین سوا اہل دین ہین

کوئی تاریخ ہو یا کوئی دن ہو
خصوصیت نہین جانب کی انکو

کبھی ہوتے نہین ہین مانع راہ
جو بھٹکو راہ اُسے کرتے ہین آگاہ

حدیث پاک مین وارد ہوا ہے
رسول اللہ نے فرما دیا ہے

شکاری بھول جائے راہ کو گر
اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللہِ کہکر

عباد اللہ فرمایا ہے جنکو
رجال الغیب شرعی انکو سمجھو

کسی جانب کی راہ سے اوس آموز
مسافر سے نہین خالی کسی روز

پہنچتے ہین جہان کا ہو ارادہ
نہین ہوتا کسی کا بال بیکا

جو آفت آنیوالی بالیقین ہے
گھڑی ساعت سے وہ ٹلتی نہین ہے

نظر رکھتے ہین جو ان لوگون پر
پہنچتے ہین گزند انکو کبھی کتر

۳۷ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا
فائدہ

نظر آتا ہی ایسا حال افلاس
کہ پہنچا چاہتا ہے کفر کے پاس

یہ مطلب ہے کہ محتاجی مین ہم دم
کیا کرتے ہین سب ہوش و خرد گم

بہت عسرت گزرتی ہے جو انپر
خدا کو بھول کر ہوتے ہین مضطر

نہین رہتا ہی کچھ ایمان کا پاس
جناب حق سے ہوتی انہین یاس

اٹھا دیتے ہین استقلال یکسر
کلام کفر لاتے ہین زبان پر

ہمیشہ بکتے ہین جو آئے منہ مین
ادب کچھ چھوڑ کر کرتے ہین باتین

خلاف شرع کرنے لگتے ہین کام
سمجھتے کچھ نہین کیا ہوگا انجام

معاذ اللہ یہ عسرت ہے بلا کی
مقرر آزمائش ہے خدا کی

جو ہین ایمان و استقلال والے
امید فضل رکھتے ہین خدا سے

چلے جاتے ہین راہ شرع و دین پر
قدم انکے نہین ٹکتے کہین پر

بچاوے ایسی محتاجی سے اللہ
کہ جسمین آدمی ہوتے ہین گمراہ

۳۶ اَلسَّفَرُ قِطْعَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ
فائدہ

حدیث پاک ختم الانبیا ہے
سفر ٹکڑا عذاب و رنج کا ہے

عذاب ایسا مشقت کو کہا ہے
نہین کچھ اور اسکا مدعا ہے

مشقت ہوتی ہے یعنی سفر مین
وطن مین چین ہی راحت ہے گھر مین

عبث کیون آدمی بیٹھے بٹھائے
مصیبت مین پڑے محنت اٹھائے

اشارہ ہین لیکن بالیقین ہے
کہ بے حاجت سفر اچھا نہین ہے

وبها ۳۴ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ

فائدہ

محبت سے رہی جو بائے جو ال   عنایت کی نظر رکھے مہ و سال
کہ اسمین ہونگی سب اُس سے رضامند   مقرر اُسکو جانینگے خداوند
غرض خدمت سے وہ مخدوم ہوگا   ریاست کا مزا معلوم ہوگا
کریگا کوتہی کامون مین اُنکے   رہیگا باز ننگ اپنا سمجھ کے
نہ راضی ہوگا ایسے سی خدا بھی   خودی ہرگز پسندِ حق نہوگی
کہ جو انسان تم ہو قوم بھی ہین   کہ سب ہمجنس تمسے ملتجی ہین
تمہین اس بات کا ہی شکر لازم   کہ تم اُنپر بنے ہو حاکم
پسندِ حضرتِ حق عاجزی ہے   ریاست کا یہ شکرانہ یہی ہے
نبیؐ فرماتے ہین اے اہلِ اسلام   کہ ہی کامون مین بہتر بیچ کا کام
غرض اچھی نہین افراط و تفریط   پسندیدہ ہے سب چیزون مین توسیط
کہ دونو مین نہین مقصود حاصل   چلے وہ چال جس سے طی ہو منزل
توسط اسمین بھی سمجھین گے عریف   خدا نے حسبِ طاقت دی جو تکلیف
کہ اسمین جانبِ افراط ہی جو کہ   ریاضت جسمین بیجا کرتے ہین لوگ
سنو تفریط کی جانب ہے الحاد   کہ جسمین دین ہو جاتا ہے برباد
یہ بات اخبار مین وارد ہوئی ہے   کہ طاعت خوب اچھی دائمی ہے
بہت سی کچھ دنون کرکے عبادت   ہوئی پھر بار دل پر چھوڑی عادت
تو یہ لائق نہین زنہار زنہار   عبادت مین تنوع اول ہی درکار

وبها ۳۶ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي أُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ

فائدہ

کہ جسکا پنجشنبہ کو سفر ہو   مبارک یا الٰہی ہو یہ اسکو

سنو دل سی یہ قولِ مصطفےٰ ہی   رئیسِ قوم خادم قوم کا ہے
غرض غفلت نہین اُسکو مناسب   ہمیشہ قوم کی خدمت ہے واجب
کری کامونکا اُنکے خود سرانجام   نہ بگڑے اُسکے چلتے تا کوئی کام
نہوگا کوئی فرمانے سے باہر   اطاعت مین رہینگے لوگ یکسر
معاذ اللہ جو خود بینی کرے گا   ریاست ہی کا اپنی دم بھریگا
تو اُس سے منحرف ہو جائینگے لوگ   اطاعت پر نہ ہرگز آئینگے لوگ
تامل کا محل ہے اے رئیسو   سمجھ لو دل مین گر انصاف کچھ ہو
کیا اُنپر خدا نے تمکو سردار   ہوئی وہ سب تمہارے حکم بردار
یہی ہے شکر اس لطفِ خدا کا   کہ خدمت مین ہو اُنکے مہیا

وبها ۳۵ خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا

فائدہ

نہ دوڑو جسمین تھک کر کے بیٹھ جاؤ   نہ آہستہ چلو ایسا کہ رہجاؤ
عدالت مرتبہ ہے درمیان کا   کہ ہے محمود شرع و عقل ہر جا
عبادت امرِ اوسط خوب ہے ہر چند   سراسر خیر بالکل فائدہ مند
شریعت مین نہین جائز ہے یہ بات   نہین حاصل بجز تضییعِ اوقات
توسط پر ہی طاعت مین بھی عمل کیا   کسی در امر کا بھر تذکرہ کیا
کرے یعنی عبادت اتنی انسان   ہمیشہ جو نبھے کچھ ہو نہ نقصان
بجالایا تھی یا تبدیلی سے   اُتارا بوجھ سر پر کا سمجھ کے
ہمین کچھی طریقِ حق پہ اللہ   کبھی جسمین نہین اوسط کی ہی راہ
خدایا برکت اُمت مین مری ہو   سفر مین پنجشنبہ کے سحر کو
یہ حضرت کی خدا سے التجا ہے   سفر کے باب مین حق سی دعا ہے
سفر مین صبح کی قید اُس سے کی ہے   کہ تھڑ وقت چلنے کا یہی ہے

یہ ہے وہ قطعہ سنئے کان دھر کر – ذرا دل سے توجہ کیجئے دم بھر

وَفَدتُّ اِلَی الکَرِیمِ بِغَیرِ زَادٍ – مِنَ الحَسَنَاتِ وَالقَلبِ السَّلِیمِ

ترجمہ

برا ہے بار توشہ کا اٹھانا – جو ہو صاحب کرم کے پاس جانا
کہ تقویٰ ہے بچے رہنا طلب سے – کسی سے جز خدا حاجت نہ مانگے
کہ گھوڑے پر سے کوڑا بھی جو گر جائے – سوار اسکو پیادے سے نہ اٹھوائے
اشارہ منع میں ہے اے برادر – کہ ہر اک کو توکل ہو خدا پر
توکل سے وقار انسان کا ہے – ثواب اے دل قناعت میں بڑا ہے
توکل میں ہے رضوان الٰہی – قناعت سے ہے گھر میں بادشاہی
قناعت سے بن آتے ہین سبھی کام – کہ ہے اللہ کے ذمے سر انجام
کہ حاجت کو لئے پھرتے ہین ہر جا – کیا کرتے ہین ہر صحبت مین چرچا
مگر جو کوئی ہو محتاج اتنا – کہ رکھتا ہو نہ کھانا ایکدن کا
سوال اسوقت مین جائز ہے اسکو – پر اتنا ہو کہ کافی کھانے کو ہو
حرام اسکا سوال سائلان ہے – وہان دینا بھی مکروہ اے جوان ہے
نہ دینا کچھ نہین مکروہ اصلا – جو یون ہو حسن دینے لینے والے اکجا
نماز اکدن علیؓ پڑھتے تھے ناگاہ – کسی سائل نے مانگا آکے للہ
توکل دے مسلمانون کو یارب – کہ تیرے فضل پر قانع رہین سب

خاتمہ

الٰہی نے دی مجھے توفیق آغاز – کیا دروازۂ لطف و کرم باز
میں عصیان مین سراپا مبتلا ہون – بد اعمالی کے پھندے مین پھنسا ہون
گنوایا ہون بہت بیہودگی مین – نہین گنتی ہے اچھی بات جی مین
زمین مین ایک ہون جزو محقر – لیاقت والون کی گنتی سے باہر

قطعہ عربی

فَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ کُلِّ شَیٍٔ – اِذَا کَانَ الوُفُودُ اِلَی الکَرِیمِ

ہوا اسکو کریم اب مین تو عازم – بدون زاد خیر و قلب سالم
حدیث پاک کے معنی ہین اک اور – کہے ہین عالمون نے کیجئے غور
حدیثون مین یہانتک آگیا ہے – نبیؐ سے اس طرح مروی ہوا ہے
اٹھاوے آپ گھوڑے سے اتر کے – طلب سے اسقدر پرہیز کر لے
کرے اسپر قناعت دے جو اللہ – کسی سے اور لینے کی نہو چاہ
توکل کام ہے اہل یقین کا – قناعت پیشہ ہے مردان دین کا
خدا ہے کافی اہل توکل – بنا دیتا ہے بگڑے کام بالکل
توکل ہے بے صبرون سے کیا ہو – قناعت کب بیصبرون سے بھلا ہو
کہین ظاہر کہین حسن طلب ہے – کہ یہ حاجت کہین بیتی اب ہے
نہو کچھ پاس نقد و جنس ہرگز – بہر صورت ہو وہ مسکین عاجز
یہ کہتے ہین فقیہ اے نیک اختر – طلب جائز نہین مسجد کے اندر
مگر ہے قول بعضے عالمون کا – کتابون مین بھی مختار اسکو لکھا
کہ چلنے مین نہ پھاندین دوش گردن – نہ کچلین پاؤن لوگون کے نہ دامن
انگوٹھی آپنے اس حال مین دی – خدا نے آپ کی اسپر ثنا کی
نہون اسدرجہ مضطر مفلسی سے – کہ تجکو چھوڑ کر مانگین کسی سے
قلم شکر خدا مین ہو گہر ریز – کہ پہنچی ختم کو نظم دلاویز
رہی تائید اسکی تا بانجام – نہین تو مجھسے کب ہونا تھا یہ کام
نہین ہوتی ہے مجھسے کام کی بات – بسر کرتا ہون بیکاری مین دن رات
بھروسا رحمت اللہ کا ہے – شفاعت کا نبیؐ کی آسرا ہے
نہ تھی مجھسے یہ مضمون طرازی – مگر کی لطف حق نے کارسازی

وب ۳۹ المجالس بالامانة

فائده

رہین جو بات ہو پوشیدہ لین — کسی پر بھید کو ہرگز نہ کھولین
شرارت سے نہ بھڑ کائین کہین آگ — کہ دل جلنی لگین آپس مین ہو لاگ
لگنہ یک سو مفاسد آپس مین ہین اور — ذرا ای دوستو دل مین کرو غور
سبک ہوتے ہین لوگونکی نظر مین — گمان ہوتے ہین جسکے پاس بیٹھین
دلونمین ٹھانتے ہین بس یہی بات — نہ کہئی سامنے اُنکے کوئی بات

وب ۴۰ خیر الزاد التقوی

فائده

یہی قرآن مین بھی وارد ہوا ہی — کہ خیر الزاد تقوی کو کہا ہے
مفصل مین قسم کرتا ہون یہ حال — کہ دو رتبے ہین ہین اعمال و افعال
ہین اول قسم کے اعمال واجب — مگر ثانی ہین مستحسن مناسب
جو کوئی کام تقوی سے کریگا — تو ہے یہ مستحب ای دوست یکتا
مگر اس سے بڑھے دُھونا ہی واجب — یہی فتوی ہی ای عالی مناقب
زیادہ حتیاط اسمین ہے بے شک — نہ پہنچے وہم کے پر مرتبے تک
ہماری ہمتین ہین ایسی کوتاہ — کہ چل سکتی نہین فتوی کی بھی راہ
نہ کی کچھ فکر زاد آخرت کی — تلف عمر گرامی بے جہت کی
کمر باندھے رہے عصیان پر ہم — کیا ہاتھون سے اپنی کام برہم
عجب سوائیونکا سامنا ہے — نہین معلوم کیا گزری خدا سے
تو البتہ رہائی ہو ہماری — عذاب سخت سے ہو رستگاری
تو سمجھاتے ہین گو ہم خود ہین مضطر — تسلی کرتے ہین یہ قطعہ پڑھکر
لکھون جیسا کہ ہی تازی زبان مین — کرون پھر ترجمہ اپنی زبان مین

یہ کہتے ہین رسول با مکارم — مجالس ساتہ امانت کے ہین لازم
غرض یہ ہے جو مجلس کے سخن ہین — امین اُسکے سب اہل انجمن ہین
نہو یہ بھی کہ آہنگ بدی سے — کہین جاکر لگائین کچہ کسی سے
سخن چینی ہی یہ اے نیک فرجام — کہ جس سے آدمی ہوتا ہے بدنام
کہ ہو جاتی ہی آپسمین عداوت — سخن چینونکی کھلتی ہی شقاوت
نہین رہتی ہی اُسکی پاسداری — بہت ہو جاتی ہی بے اعتباری
سخن چینی نہ کر اے باسعادت — امانت دار ہو سیکھ اچھی عادت
نبی کا یون ہوا ارشاد جاری — کہ بہتر توشہ ہے پرہیزگاری
یہ زاد آخرت ہی یعنی اے یار — کہ ہون تقوی کے ساتہ اعمال و کردار
کرو پرہیزگاری سی ہر اک کام — کہ ہو تمہاری چلکر نیک انجام
ہین آنمین ایک فتوی سے مطابق — عمل ثانی ہین تقوی کے موافق
ضروری یعنی فتوی پر عمل ہے — بدون اسکے ترے دین مین خلل ہے
نجاست عفو ہی جیسے درم بھر — مصلی کے ہو کپڑے یا بدن پر
مگر تقوی کا ہے یہ حکم محکم — کہ دُھو ڈالے جو ہو درہم سی بھی کم
نجس ہونے سے جیسے ہو گیا پاک — کراہت سے طبیعت سمجھے ناپاک
پھر اب کیا کیجیے تقوی کا مذکور — کہ ہین ہم اس سے کوسون منزلون دور
کٹی لہو و لعب مین زندگانی — ہوئی برباد پیری و جوانی
قیامت کو خدا کے پاس جاکر — کرینگے سامنا کیا مُنہ لگاکر
اُدھر سے پر جو رحمت کی نظر ہو — گنا ہون سے سراپا در گزر ہو
کبھی گر دھیان آتا ہے عمل کا — کہ دل کو ہول سا ہوتا ہے دھڑکا
کہ بعض اگلے بزرگون سے ہی منقول — کہی ہی واقعی کیا بات معقول
اگرچہ بحر اُسکی دوسری ہے — مگر اس وزن سے ملتی ہوئی ہے

فقیر این ترجمہ منظوم الاربعین را از زبان مؤلف تمامہا شنید بدرستی من فصاحت و بلاغت و ادائے مطلب در آوردہ و از عربیت بیان عجز آمفں و شارات و ہدایا و مسائل و حکایات ہمہ سزاوار تحسین و آفرین است جزاہ اللہ عنی و عن سائر المسلمین و تقبلہا بقبول حسن و روجہا الی یوم الدین آمین یا رب العالمین
کتبہ العبد المذنب الاواہ

محمد سعد اللہ ۱۲۹۴

حامداً و مصلیاً فی الحقیقت مصنف با انصاف صاحب ورع و تقوٰی بکمال شرح و بسط مع تنقید روایات و ایجاز غیر مخل عرق ریزی کردہ جزاہ اللہ فی الدارین خیر الجزاء و فقیر حقیر ابو البرکات تراب علی عفی عنہ ہمہ آن شرح اربعین از زبان مصنف شنید فوائد برکات بردا شت الحمد للہ علی ذلک

تراب علی ۱۲۲۵

اما بعد میگوید کمترین محمد سراج الدین کہ این ترجمہ منظومہ را از اول تا آخر حسب حوصلۂ خود دیدم فی الواقع مترجم جزاہ اللہ خیر الجزاء بصحت مطالب و نظم شگفتہ و اجر ہائے بیکران برائے خود جمع فرمودہ
تقبل اللہ منہ انہ قریب مجیب

مترجم احادیث نبویہ علی مصدرہا الف الف سلام و تحیۃ برائے ہدایت خلق منظور عالیہ کہ متضمن تعظیم لامر اللہ و شفقۃ علی الخلق ست بکمال متانت و صحت املا فرمودہ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء و سلمہ اللہ عن الآفات فی دار البلاء و دار البقاء آمین ۶ و یرحم اللہ عبدا قال آمینا ۵ محرر این چند سطور بندۂ مسکین زین العابدین الکاظمی الحنفی المجددی عفی اللہ عنہ

محمد زین العابدین ۱۲۹۲

از تنقید منتقد و تصحیح این کتاب معلوم شد حق سبحانہ و تعالیٰ جزائے خیر بمصنف آن عنایت فرماید

بحکم عبد ایم ۱۲۳۰ — ابو البقا محمد

اللہ سبحانہ الحمد کہ مصنف این منظوم بکمال صحت روایات و جمل حیثیات با حسن نظم منظوم ساخت جزاہ اللہ عنی و من جمیع المسلمین خیر الجزاء

محمد عبد الوحید ۱۲۳۲

خادم احمد ۱۲۵۱

خاتمہ طبع از طبع سلیم منشی امیر اللہ صاحب تسلیم شاگرد جناب غفران مآب مرزا محمد اصغر علیخان نسیم

طبیعت پھر مری کچھ ناز پر ہے
کوئی مطلب مگر آغاز پر ہے
بنایا جسنے کن سے دو جہان کو
کیا پیدا زمین و آسمان کو
دکھایا رنگ قدرت گل زمین سے
کھلائے پھول کیا کیا یاسمین سے
ہزارون طرح کے جلوے دکھائے
کہ جو ادراک انسان مین نہ آئے
کسیکو دین کی لذت عطا کی
محبت دی جناب مصطفےٰ کی
ہو وہ جسسے رونق بخش ہستی
بلندی چومتی ہے پائے پستی
کبھی گر سیر نزہت گاہ ہوتی
نسیم خلد فرش راہ ہوتی
ابد تک ہو سلام پاک و اطہر
نبی پر آل پر اصحاب دین پر
مژدہ ہے ارباب یقین کو
بشارت ہے سراپا اہل دین کو

مضامین لیتی ہین فکر رسا سے
زبان جنبش مین ہے حمد خدا سے
سر و خورشید و سایہ کو فلک وار
سکھایا بے قدم انداز رفتار
زبان بلبل کو دی گل کو خموشی
بیان نالون مین ہے تار از پوشی
دیا سامان شاہانہ کسیکو
بنایا خاک ویرانہ کسیکو
محمد نام پر جسکے مین قربان
دل و جان و جگر کے نور ایمان
جمال پاک سے کیا فرق کیا دور
دو عالم بن گیا پیمانۂ نور
گزرتے جسطرف نکہت کی صورت
مہکتی وہ گلی جنت کی صورت
پس از حمد و ثنائے شاہ لولاک
بیان کرتا ہے تسلیم جگر چاک
کہ جو مشہور عالم اربعین ہے
نہایت معتبر ہے دلنشین ہے

[illegible] پایا سب [illegible] — بحمد اللہ ثم الحمد للہ
ہوا فیض نبوت سے ہم آغوش — تو دریا کا ہر اک قطرہ مین جوش
[illegible] دفتر تفتیش کر کے — احادیث نبی کا ترجمہ ہے ۱۲۰۰
خدایا اب یہ میری التجا ہے — تری درگاہ عالی مین جا ہے
بحق آل اطہار پیمبر — بحق اصحاب انصار پیمبر
عمل کی ہو مجھے توفیق حاصل — اٹھائین اہل ایمان نفع کامل
ترحم میرے حال زار پر کر — خدایا ہر خطا سے درگزر کر
جواب حق زبان پر کر کے جاری — عذاب قبر سے دے رستگاری
گناہون کی نہ میری جستجو کر — عفو کر لے میرے والی عفو کر
ترازو مین عمل تولینگے جسدم — خداوندا مرا کیا ہوگا عالم
جو پلے پر مرے ہو فضل تیرا — اگر ان ہر گز نہو پلہ خطا کا
زیادہ بال سے باریک ہے پل — نہین یہ ہے گزرا خلق بالکل
خدایا ہون بہت ترسان لرزان — کہ میرا کیا وہان پر ہوگا سامان
نہین ہے تقوا و راستی میرا — عصائے ناتوانی ہو خدایا
ترا دریائے رحمت جوش مین آئے — الٰہی میرا بیڑا پار ہو جائے
نہوگا کوئی اور ایسا بد اطوار — سیہ طالع سیہ دفتر سیہ کار
عقوبت جتنی ہو میری سزا ہے — عدالت کا طریقہ ہی بجا ہے
بد اعمالی مری حد سے ہے باہر — دعا تجھ سے کرون کیا منہ لگا کر
مگر تجھ بن نہین کس سے کہون مین — ترے محبوب کی امت مین ہون مین
غنی ہے ذات تیری اے مرے رب — نہین ہے کچھ ترا طاعت مین مطلب
رہی حمد و تحیت سے مجھے کام

نہین ہے اسکی قدرت سے یہ کچھ دور — کہ لے ذرے سے کار مہر پر نور
ہوئی تاریخ کی جب فکر مجھکو — کہا ہاتف نے اس سے مطمئن ہو

مناجات

کہ اپنی عام رحمت کی نظر سے — طفیل حضرت خیر البشرؐ سے
نگاہ لطف سے فرما کے منظور — الٰہی کر لے مقبول جمہور
حدیث پاک کی برکت سے یارب — گنہ جتنے ہین میرے بخشدے سب
کرون ثابت تیرا نفی ہر غیر — الٰہی خاتمہ میرا ہو بالخیر
حساب اعمال کا درپیش جب ہے — مجھے انبوہ مین رسوا نہ کیجو
نجانے میرے عیبون کا کوئی بھید — یہی ہے تیری ستاری سے امید
کہ نام خیر نامے مین نہین ہے — بری کامون کا دفتر بالیقین ہے
صراط پشت دوزخ پر خطر ہے — دم شمشیر سے بھی تیز تر ہے
گزر جائینگے جلدی سے نیکوکار — گرینگے کٹ کے دوزخ مین گنہگار
بہت بار گران بھاری ہے سر پر — چلونگا یہ رہ دشوار کیونکر
کرین گر دستگیری ہی جھٹ پٹ — نہو پاؤن کو پل پر لڑکھڑاہٹ
خدایا گرچہ ہے میرا یہ احوال — کہ عصیان کا ہے ہر عضو سربال
کئے برباد مینے دین و دنیا — نہ رکھا میری شامت نے کہین کا
نظر سوئے زمین ہے منفعل ہون — مین اپنی روسیاہی سے خجل ہون
مگر تو مہربان بندگان ہے — کریم کارساز دو جہان ہے
مجھے ہے تیری رحمت پر ہی ناز — کہ ہون اپنے وسیلے سے سرافراز
خداوندا تصدق مین نبیؐ کے — عقوبت سے مجھے آزاد کر دے
یہ ہو مشغولی آغاز و انجام

مؤلف شاہ ملک معنوی ہین — ولی اللہ محدث دہلوی ہین
ہوئی مدت کہ توفیق خدا سے — عنایتہائے فضل کبریا سے
جناب مولوی ہادی علی نے — خبیر کنہ مخفی منجلی نے
پئے تفصیل مطلب ہر جگہ پر — بڑھائے فائدے بے شل و بہتر
کہوں کیا واقعی کیا ترجمہ ہے — کہ دریا صاف کوزے مین بھرا ہے
برائے نفع عالم آخر کار — ہوا یہ عیب سے سامان نمودار
چھپا ہے یہ حرز اہل ایمان — بنا تعویذ جان ہر مسلمان
بس اب آخر بیان مدعا ہے — زبان التماس التجا ہے
ہدایت اہل ایمان اس سے پائین — سدا ارباب تقوی حظ اٹھائین
زبان ختم کیفی نکتہ دان نے — ادا اہم سخن بشن بیان نے

مطابع مین چھپی ہے بیشتر وہ — پسندیدہ ہوئی ہے بیشتر و
شہنشاہ جہان نکتہ دانی — سر برآرائے اقلیم معانی
کیا جو ترجمہ اردو زبان مین — دکھائی نظم کی صورت بیان م
نظر سے جب وہ نظم پاک گزری — سند کی مہر ہر عالم نے کر د
زبان چھپی ادائے نظم مرغوب — مضامین چسپ بندش طرح خو
جو ہے مشہور مطبع مجتبائی — کہ واقف جس سے ہے ساری خدائی
ہوئی صحت مین کوشش بے نہایت — رہی مد نظر اسکی رعایت
الہی خاتمہ بالخیر کرنا — میسر سب کو اسکی سیر کرنا
مؤلف کو غریق مغفرت کر — مترجم کو عطا کر حوض کوثر
کیا یہ قطعہ تاریخ ارشاد — کہین منکر جسے سب آفرین باد

قطعہ تاریخ از نتائج طبع ذکا و ذہن ذکا از محمد سردار خان صاحب کیفی دہلوی

سلمہ الولی ملازم مطبع مجتبائی دہلی

چہل حدیث چھپی اچھی طرح جس سے — عیان ہے مہتمم ذو فنون کی کوشش
یہ اربعین اگر یاد ہون مسلمان کو — حرام اسپہ ہے دوزخ کی بالیقین آتش

ہوی تلاش جو تاریخ کی تو بے سرہول
کہا یہ کیفی نے فوراً — وسیلہ بخشش
۱۲ ھ

الحمد للہ علی احسانہ کہ درین ایام سعادت التیام کتاب ہدایت انتساب اعنی چہل حدیث کلام رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام مع شرح منظوم الموسوم بتسخیر مطبع مجتبائی دہلی مین جناب حافظ محمد عبد الاحد صاحب کے اہتمام سے اوائل ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳ ہجری مین طبع ہو کر روشنی بخش قلوب مومنین و بصیرت افزائے کاملین ہوئی ؏